شمالی بلوچستان کے علماء کی تفاسیر کا علمی مقام

Literary Status of Interpretations regarding Ullemas of Northern Balochistan:

[1] محمد قسیم محمود

[2] پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی

Abstract

Allah has created this universe and for guidance of people and he has sent his different holy books and with those books he has sent different holy messengers. The messengers of Allah came to this world and preached the message was written in his books. There are four Holy books namely Tawrat, Injeel, Zaboor and Quran. Quran is the last holy book of Almighty Allah. The holy Prophet Muhammad (PBUH) gave the details of this book to his companions. After his demise this duty was given to his companions and after them it was given to the scholars. Scholars are very honest and efficient in their duty.

Among all these scholars some of them worked hard for writing and teaching the holy Quran to other people. Scholars of north Baluchistan also explained the holy Quran in different languages like Arabic, Pashto and Burahvi. They have written altoof information about Quran. There written books are available every where. Some of these Scholars are :

---

[1] ایم فل ریسرچ سکالر علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ

[2] نگران شعبہ علوم اسلامیہ بلوچستان کوئٹہ

Moulana Muhammad Yaqoob Sharodi, Moulana Sifwatullah Agha, Moulana Nakhbatullah Agha and Moulana Ubiadullah Qandhari.They have written explanatory books of holy Quran like. Kash-ful-Quran, Sifwat-ul-Bayan, Nakhbat-ul-Bayan and Tafseer-e-Ayobi.

I will deliver in my present article some information about all of their written books.

کشف القرآن کا علمی مقام کشف القرآن براہوی زبان میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا محمد یعقوب شرودی مرحوم(1930ء۔2007ء)نے لکھی ہے۔ آپ کے صاحبزادے حافظ حسین احمد شرودی(سابق وزیر بلدیات بلوچستان)نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ تفسیر کا ناشر جامعہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ہے۔

صاحب کشف القرآن نہایت مختصر اور جامع انداز میں تعریفات لکھتے ہیں اور نہایت اہم نکات کی وضاحت کرتے ہیں جن میں سے ذیل میں کچھ نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

اموالِ فئی کا حکم اور اس کی تفصیل

مال فئی، وہ جو لڑے گئے بغیر مسلمانوں کو ہاتھ لگے ہو سارے کا سارا بیت المال میں جمع ہوتا ہے ۔ مسلمانوں کے مصالحِ عامہ اور ضروری کاموں پر خرچ ہوتا ہے اس لئے کہ غانمین تو ہیں نہیں جن کو دیا جائے۔(1)

نومولود کی حیثیت سے بات کرنا حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیت نہیں

ماں کی گود میں بات نہیں کی مگر تین بچوں نے، ایک اُن میں سے حضرت عیسیٰؑ ہیں دوسرا بچہ وہ تھا جس نے جریج کے زمانے میں بات کی تیسرا ایک اور لڑکا ہے۔(2)

ابولہب کا اصل نام؟اور کنیت پڑنے کی وجہ؟

ابواہب کا اصلی نام عبد العزیٰ تھا، چونکہ وہ چہرے کا دلکش سرخ اور سفید تھا اس لئے اس کی کنیت ابولہب پڑ گئی، قرآن کریم نے حضور ﷺ کی مکی زندگی میں ابولہب کے لئے تباہی کی پیش گوئی کی، چنانچہ ہجرت کے دوسرے برس ابولہب کی موت بڑی ذلت کے ساتھ ہوئی۔

ابولہب کی بیوی کی کنیت اُم جمیل تھی، اس کے بارے میں جس وقت قرآن نے پیش گوئی کی، اس وقت ابولہب اپنی نخروں میں تھا، اس کا کفر اور اس کی سرکشی اپنی عروج پر تھی، اور اس کی بیوی اپنے حسن و جمال اور ناز و نخروں کے نصف النہار کا منظر پیش کرتی تھی۔

لیکن خداوندی نے قہر و انتقام کا سلسلہ شروع کیا، وہی اُم جمیل جو زیورات سے لدی پھندی رہتی تھی، اور وہ کہا کرتی تھی یہ سب محمد(ﷺ) کے خلاف خرچ کروں گی، جب ابولہب مر گیا تو اس کے غم اور پھر شدید غربت و افلاس کی وجہ سے کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گئی، زیورات سب فروخت ہو گئے، پھر حالت یہ تھی کہ جنگل سے لکڑیاں چن کر سر پر اُٹھا کر گھر لاتی۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ سر پر رکھی گٹھڑی اس سے گر گئی اور رسی گلے میں پھنس گئی اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا لقمہ بن گئی اور "فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ" جہنم میں پہنچنے سے قبل ہی موت کے وقت بھی اس پر صادق آگئی اَعَاذَنَااللهُ مِن غَضَبِہٖ ۔

نکتہ ادبیہ چونکہ وہ عبد العزیٰ کی بجائے ابو لہب کے ساتھ زیادہ مشہور تھے اسی مناسبت سے "سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ" کی دھمکی اُس کو سُنائی گئی کہ اس معنی کے لحاظ سے ابو لہب کو کیا کرو گے، ہاں انجام اُس کا "نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ" ہو گا۔

بارش کا برسنا

بارش آسمان سے برستی ہے یا سمندر کے بخارات بادل بن کر پانی برساتے ہیں۔

"وَاَنزَلنَامِنَ السَمَاءِ مَاءً" کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارش آسمان سے برستی ہے جبکہ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین اور سمندر سے بخارات اُٹھ کر بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں یہ دو نظریئے ہیں جن میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن اس اشکال کا جواب یہ ہے:

کہ ایک مسبب کے بہت سارے اسباب ہو سکتے ہیں ایک سبب کی وجہ سے وہ مسبب پایا جاتا ہے کبھی دوسرے کی وجہ سے مثلاً بدن میں اس سے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہیں کہ گرم گرم اونی کپڑے پہن لئے جاتے ہیں اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی صاحب آگ کے قریب بیٹھ جائے اور اس طرح بھی کہ گرم گرم غذائیں یا کُشتہ جات کھالے۔

دوسرا جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے:

اور حضرت تھانویؒ نے یہ جواب دیا ہے (اور رَعدوبَرقٌ کے موقعہ پر بھی اُن کی یہی توجیہہ ہے) کہ آسمان کی طرف سے مراد ہے "مِنَ السَمَاءِ" سے خود آسمان مراد نہیں۔

تیسرا توجیہہ

تیسری اور برمحل توجیہہ یہ ہے کہ سَماء کا لفظ عربی میں ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے "كُلَ مَااظَلَكَ فَهُوَسَمَاءُكَ" تو یہاں مِنَالسَّاءِ کا معنیٰ بادل سے بھی ہو سکتا ہے اور اُوپر سے بھی ہو سکتا ہے ۔

ربط

دعویٰ توحید کو عقلی دلائل سے واضح کرنے کے بعد اب مشرقین کے دو شبہات کا جواب آرہا ہے ایک شبہہ یہ تھا کہ توحید کا یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کہ حکم سے نہیں بلکہ محمد صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا اپنا اختراع ہے اور اسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہا ہے اور کہتے تھے ہم نے اللہ کے نیک اور

مقبول بندوں کو دستگیر بنا رکھا ہے اُن کو پکارتے ہیں یا ان کے نام کا نذر و نیاز پیش کرتے ہیں۔(3)

نکات وفوائد

صاحب کشف القرآن نکات وفوائد کے عنوان سے بہت سے اہم مسائل کی وضاحت یوں بیان فرماتے ہیں:

مسئلہ

قتل عمد یعنی اپنے ارادے سے کسی کو اپنے ہتھیار یا کسی اور ایسی چیز سے جو گوشت اور پوست کو کاٹتا ہو۔ اور نکالتا ہو قتل کرنے کا کام ہے تو اس قسم کے قتل میں قصاص کا حکم یعنی قاتل کی جان کا لینا ہے اور یہ حکم اسی قسم کے قتل کے ساتھ خاص ہے۔(4)

مسئلہ

اگر قاتل کو ورثاء نے پورا معاف کر دیا یعنی مقتول کے وارث اس کے دو بیٹے تھے صرف، اور ان دونوں نے اپنا حق معاف کر دیا، تو بس اب قاتل پر کچھ نہیں بچا۔ ہاں اگر پوری معافی نہ ملی اُسے مثلاً ان میں سے ایک نے معاف کر دیا دوسرے نے معاف نہیں کیا، تو اس صورت میں قاتل قصاص کی سزا سے تو بری ہو گیا لیکن معاف نہ کرنے والے کو آدھا خون بہا لینے کا حق حاصل ہے۔(5)

مسئلہ

(دیت خون بہا) شریعت میں سو اُونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہے۔ اور ہم آج کل کے مروجہ وزن کے لحاظ سے تقریبا چاندی کا ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے تو پورا خون بہا دو ہزار نو سو سولہ تولے آٹھ ماشہ چاندی کا بنتا ہے یعنی کل چھتیس سیر چھتیس تولے آٹھ ماشے۔(6)

مسئلہ

جیسے کہ ناقص معافی کی صورت میں دیت اور خون بہا دیا جاتا تھا اس طرح اگر آپس میں صلح کر لی اور کچھ مالی معاوضہ متعین کر لیا تو بھی قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور وہ مالی معاوضہ لازم آتا ہے۔(7)

مسئلہ

مقتول کا خون بہا میراث کے حکم میں ہے دیت کے مالک مقتول کے شرعی وارث ہیں وہ اپنے حصوں کے مطابق حقدار ہے۔(8)

مسئلہ

قصاص چونکہ ناقابل تقسیم ہے اسی لیے ادنی درجے کا شریک وارث بھی اگر اپنا حصہ معاف کر دے تو قصاص پورا ساقط ہو گا۔(9)

مسئلہ

شریعت محمدیہ میں مسلک حنفی کے مطابق قرعہ اندازی کا حکم یہ ہے کہ جن حقوق کے اسباب شریعت میں معلوم ومتعین ہیں اُن میں قرعہ اندازی ناجائز ہے اور خمار میں شمار ہوگی۔ مثلاً ایک مشترکہ چیز میں قرعہ اندازی کرتے ہیں شرکاء میں سے جن کا نام نکل آیا وہی اُسے لیجاتا ہے یا کسی بچے کے نسب میں جھگڑا ہے تو قرعہ اندازی میں جسکا نام نکل آیا وہی باپ ہے اُس بچے کا۔

اور جن حقوق کے اسباب اپنے اختیار میں ہوں اُن میں قرعہ اندازی جائز ہے مثلاً زم ینا مشترکہ جائید اد کا مسئلہ ہے زید قرعہ اندازی کے زریعہ اُس کا مشرقی حصہ لیجاتا ہے اور عمر و مغربی حصہ اب یہ ایسی چیز ہے کہ قرعہ اندازی کے بغیر بھی آپس کے اتفاق سے اسطرح تقسیم کرسکتے ہیں، اسطرح قاضی کے حکم کے بھی ہوسکتا تھا یعنی باہمی رائے کے اتفاق سے ہوسکنے والی چیز تھی شریعت نے اس کی تعین نہیں کی تھی۔(10)

صفوۃ البیانکا علمی مقام

صفوۃ البیان عربی زبان میں دو ضخیم جلدوں میں حضرت مولانا صفوۃ اللہ آغا صاحب (1365ھ تا حال) نے لکھا ہے۔ تفسیر کا ناشر دار العلوم ہاشمیہ شارع آغا صاحب چمن بلوچستان ہے۔

صاحب صفوۃ البیان نہایت مختصر آسماء الانبیاء اور دیگر آسماء کے متعلق اہم معلومات بیان فرماتے ہیں نیز اکثر مقامات پر احادیث سے حوالہ دے کر تفسیر فرماتے ہیں جن میں سے ذیل میں کچھ نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کی معجزات

مولانا صاحب موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

التسعۃ ای العصاء والید البیضاء والسنون والقمل
والطوفان والجراد والضفادع والدم والطمس الاموال-(11)

ترجمہ: عصا، ید بیضا، زبان کی لکنت کا دور ہونا، جوئیں، طوفان، ٹڈیاں، مینڈک، خون اور قحط اموال۔

موسیٰ علیہ السلام کی عمر

مولانا صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ:

وعاش موسیٰ علیہ السلام مائۃ وعشرین سنۃوبینہ وبین یوسف
ؑ اربع مائۃ سنۃ وبینموسیٰ ؑ وابراھیم ؑ سبع مائۃ سنۃ-(12)

ترجمہ: حضرت موسیٰؑ نے ایک سو بیس 120 سال زندگی گزاری، آپؑ اور یوسفؑ کے درمیان چار سو 400 سال، موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے درمیان سات سو 700 سال کا زمانہ ہے۔

فرعون کا اصل نام

مولانا صاحب فرعون کے اصل نام کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ:

الفرعون فی لغۃمتمردا وھذا لقبہ واسمہ الولیدبن مصعب بن ریان

وفرعون فی الاصل علم شخصثم صار لقبا لکل من ملک مصر فی
الجاهلیۃ وقیلوعاش فرعون ست مائۃ سنۃ ولم یریٰ مکروھا قط۔(13)

ترجمہ: فرعون لغت میں باغی کو کہتے ہیں، اور یہ اس کا لقب ہے، اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے، فرعون دراصل ایک شخص کا نام ہے جو بعد میں جاہلیت کے زمانے کے ہر مصری بادشاہ کا لقب بن گیا، کہا گیا ہے کہ فرعون نے سات سو 700 سال زندگی گزاری ہے اور کبھی مکروہ نہیں دیکھا ہے۔

بدر کی وجہ تسمیہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔(14)
وھو اسم ماء بیر مکۃ والمدینۃکان رجل یسمی
بدرا فسمی بہ وکانت واقعۃ بدرا فی رمضان۔(15)

ترجمہ: وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کے کنویں کا نام ہے ایک آدمی تھا جس کو بدر کہا جاتا تھا اسی کے نام سے موسوم ہوا، اور بدر کا واقعہ رمضان میں ہوا ہے۔

بدر میں فرشتوں کا نزول اور تعداد

حسب ذیل آیات مبارکہ کی تشریح میں مولانا صاحب لکھتے ہیں:
إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ۔(16)
بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَايُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ۔(17)

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ:

امداللہ تعالیٰ فی البدر اولا المومنین بالف کما فی سورۃالانفال ثم امداللہ تعالیٰ فی البدر
ثانیا المومنین بالفینصار ثلثۃ الاف کما قال اللہ تعالیٰ ان یمددکم ربکم بثلثۃالاف من الملائکۃ منزلین ثم امداللہ تعالیٰ فی البدر ثالثاالمومنین بالفین صارخمسۃ الاف کما قال اللہ تعالیٰ من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین۔(18)

ترجمہ: بدر میں پہلی بار اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک ہزار (فرشتوں کے ذریعے) مدد فرمائی جیسا کہ سورۃ الانفال میں مذکور ہے، پھر بدر میں دوسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دو ہزار سے مدد فرمائی، اس طرح تین ہزار ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے رب نے تین ہزار اتارے گئے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی، پھر بدر میں تیسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دو ہزار سے مدد فرمائی، اس طرح پانچ ہزار ہو گئے، جیسا کہ اس کے فورا بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے رب نے پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی۔

بدری فرشتوں کی نشانیاں

اسی آیت کی ضمن میں ایک اور نکتہ کی وضاحت مولانا صاحب یوں فرماتے ہیں کہ:

واختلف العلماء فی تلک العلامات فقال عروۃ بن الذبیرکانت الملائکۃ علی خیل ابلق------- وقال ابن مردویتہ عمائهم سود-(19)

ترجمہ: ان علامات کے متعلق علماء کا اختلاف ہے، عروہ بن زبیر فرماتے ہیں فرشتے پٹے دار گھوڑوں پر سوار تھے اور ان کے عمامے پیلے رنگ کے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے عمامے سفید تھے جو ان کے کمر پر لٹکے ہوئے تھے۔ ہشام بن عروۃ اور کلبی فرماتے ہیں کہ ان کے عمامے پیلے رنگ کے تھے جو ان کے کمر پر لٹکے ہوئے تھے۔ قتادہ اور ضحاک فرماتے ہیں کہ ان کے گھوڑوں کے ماتھے اور ان کے دم رنگ شدہ روئی کے ذریعے نشان زدہ تھے۔ رسول اللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے بدر کے دن فرمایا نشان لگاؤ کیونکہ فرشتوں نے سفید روئی سے اپنی ٹوپیاں نشان زدہ کئے ہوئے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا عمامہ بدر کے دن پیلے رنگ کا تھا، اسی نسبت سے فرشتے نازل ہوئے، اور کہا گیا ہے کہ فرشتوں نے جنگی نشانات سے اپنے آپ کو نشان زدہ کئے ہوئے تھے۔ اور ابن مردویۃ فرماتے ہیں کہ ان کے عمامے کالے رنگ کے تھے۔

مختون انبیاء کرام

مولانا صاحب آیت کریمہ کی ضمن میں مختون انبیاء کرام کا ذکر فرماتے ہیں۔

حدثت عن کعب الاحبار قال خلق من الانبیاءثلاثۃ عشر مختونین-------ومحمد رسول اللهصلی الله علیہ وسلم-(20)

ترجمہ: کعب احبار سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام میں سے تیرہ مختون یعنی ختنہ شدہ پیدا ہوئے ہیں آدمؑ، شیثؑ، ادریسؑ، نوحؑ، سامؑ، ولوطؑ، ویوسفؑ، موسیٰؑ، شعیبؑ، یحییٰؑ، سلیمانؑ، عیسیٰؑ، اور رسول اللہ ﷺ، اور محمد بن حبیب ہاشمی فرماتے ہیں کہ ان کی تعداد چودہ ہے۔ آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ، عیسیٰؑ، حنظلۃ بن صفوانؑ، اصحاب الراس کے نبی، اور محمد رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم۔

اقسام کفار

مولانا صاحب کفار کی اقسام یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

بیان فی اقسام الکفار احدها یذکر بقولہ تعالیٰ فریق منهم یسمعون الایۃ والثانی منها یذکر بقولہ تعالیٰ منهم امیون الایۃ-(21)

ترجمہ: یہ بیان کفار کی اقسام کے بارے میں ہے ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے قول" مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ "سے اور دوسری قسم اللہ کے قول" مِنْهُمْ أُمِّيُّونَ "سے ذکر کی جاتی ہے۔

التحریف فی القرآن یکون علی القسمین احدهما لفظی هو تغیر فی الفاظ القرآن والثانی معنوی هو تغیر فی معنی القرآن-(22)

ترجمہ: قرآن پاک میں تحریف دو قسم کی ہے۔ ان میں سے ایک لفظی تحریف ہے یعنی ایسا تغیر جو قرآن کے الفاظ میں ہوتا ہے، اور دوسرا تحریف معنوی ہے یعنی ایسا تغیر جو قرآن کے معنی میں ہوتا ہے۔

سچی اور جھوٹی گواہی میں فرق

مولانا صاحب گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

هذا مربوط بقوله تعالیٰ" إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ "------ والخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ـ(23)

تعمیر خانہ کعبہ

حسب ذیل آیت کی تشریح میں خانہ کعبہ کی تعمیر کے متعلق مولانا صاحب حسب ذیل اقوال پیش کرتے ہیں۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ-(24)

وبناء الکعبۃ والبیت المقدس یکون ثلثۃ الاقوال

-----ثم بنی البیت المقدس سلیمان ؑ-(25)

ترجمہ:۔ کعبہ اور بیت المقدس کی تعمیر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ سب سے پہلے فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر کی اس کے چالیس سال بعد فرشتوں نے بیت المقدس کی تعمیر کی۔ ان میں سے دوسرا قول یہ ہے کہ سب سے پہلے آدمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی اس کے چالیس سال بعد شیثؑ نے بیت المقدس کی تعمیر کی۔ ان میں سے تیسرا قول یہ ہے کہ سب سے پہلے کعبہ ابراہیمؑ نے تعمیر کی اس کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی گئی پھر سلیمانؑ نے بیت المقدس کی تعمیر کی۔

ابراہیمؑ کی اولاد

مولانا صاحب اولاد ابراہیمی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

الثمانیۃ اسماعیل وامہ ھاجرۃ القطبیۃ ------- ویوسف وبنیامین-(26)

ترجمہ:۔ ابراہیم کی اولا آٹھ ہیں اسماعیلؑ اور اس کی والدہ حاجرہ قطبیہ، اسحاقؑ اور اس کی والدہ سارىٰ، مدین، مدائن، یقنان، زمران، شیق، سوخ اور ان کی والدہ قنطور بنت یقطین کنعانیہ، اور یعقوبؑ کی اولاد، کہا گیا ہے کہ یعقوبؑ زیادہ عقب (اولاد) کی وجہ سے موسوم کیا گیا ہے، آپؑ کے بارہ بیٹے تھے جو کہ روبیل، شمعون، لاوی یھودا، ربالون، یشجر، دان، تفتالی، جاد، آشر، یوسفؑ اور بنیامین ہیں۔

انبیاء بنی اسرائیل

مولانا صاحب بنی اسرائیل کے انبیاء کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

كل الانبياء من بنى اسرائيل الا عشرة ------- ومحمد صلى الله عليہ وسلم-(27)

ترجمہ:۔ سماک عکرمہ سے اور عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ تمام انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں ماسوائے ان دس کے نوحؑ، شعیبؑ، ھودؑ، صالحؑ، لوطؑ، ابراہیمؑ، اسحاقؑ، اسماعیلؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

تفسیر قرطبی میں یوں مذکور ہے کہ:

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا عَشَرَةً: نُوحًا وَشُعَيْبًا وَهُودًا وَصَالِحًا وَلُوطًا وَإِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَإِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-(28)

نخبۃ البیان کا علمی مقام

نخبۃ البیان حضرت مولانا نخبۃ اللہ آغا (1946ء-2013ء) نے عربی زبان میں 2 ضخیم جلدوں میں تحریر کی ہے۔ تفسیر کا ناشر دارالاشاعت تصنیف و تالیف دارالعلوم ہاشمیہ (اختر محمد روڈ نزد سرکی روڈ) کوئٹہ ہے۔

مولانا صاحب نے اپنی تفسیر میں بہت سے مسائل پر خوب سیر حاصل بحث کی ہے جہاں پر آپ کسی فقہی نکتہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو وہاں آپ اس کو مسئلہ کا عنوان دے کر بحث کرتے ہیں جن میں سے چند نمونے کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

مسئلۃ ختم القرآن

ففیہ اختلاف قال الشامی و عینی و ایضا بعض الفقہاءبان اخذاجرۃ الشئی على تلاوۃ القرآن اصالۃ الثوابحرام للاخذوالمعطی وكلاهما آثمان ---------فتكوناالاجرۃ جائزۃ لانہ يكون باعتبار الاحتباس-(29)

ترجمہ: اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ علامہ شامیؒ، عینیؒ اور اسی طرح بعض دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی تلاوت پر کوئی چیز لینا ثواب کی نیت سے لینے اور دینے والے کے لئے حرام ہے، اور دونوں گناہگار ہیں۔ بعض علماء کے کلام سے اختلاف معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر تلاوت کرنے کے متعلق کسی نے کہا ہے کہ صحیح قول کے مطابق جائز ہے، بحر الرائق فرماتے ہیں کہ مفتی بہ قول کے مطابق تلاوت قرآن پر اجرت لینا جائز ہے، انہوں نے اسے "کتاب الوقت دون الاجارۃ" میں ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں احناف کا اتفاق نہیں ہے، اور نہ عدم جواز پر اتفاق ہے۔ فوزالباری فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ زمانہ اور مکان سے مقید ہے اس وجہ سے اجرت جائز ہے۔

ختم القرآن کے متعلق صاحب ردالمحتار فرماتے ہیں کہ:

وَمَا اسْتَدَلَّ بِهِ بَعْضُ الْمُحَشِّينَ عَلَى الْجَوَازِ بِحَدِيثِ الْبُخَارِيِّفِي اللَّدِيغِ فَهُوَ خَطَأٌ؛ لِأَنَّ الْمُتَقَدِّمِينَ الْمَانِعِينَ الِاسْتِئْجَارَمُطْلَقًا جَوَّزُوا الرُّقْيَةَ بِالْأُجْرَةِ وَلَوْ بِالْقُرْآنِ كَمَا ذَكَرَهُالطَّحَاوِيُّ؛ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ عِبَادَةً مَحْضَةً بَلْ مِنْ التَّدَاوِي-(30)

امداد الاحکام میں ختم قرآن کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

"جائز نہیں بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ خود تین بار قل ھو اللہ پڑھ دے۔"(31)

فتاویٰ محمودیہ میں ختم قرآن کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ:

ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک ختم کرا کے بطور معاوضہ کھانا کھلانا درست نہیں، اس سے ثواب نہیں ہوتا بلکہ گناہ ہوتا ہے، علامہ شامی نے اس کی تصریح کی ہے۔ اہل استطاعت اور فقراء کسی کو بھی ایسا کھانا کھلانا اور پیسے لینا درست نہیں۔ مگر دیگر مقاصد مثلاً مقدمات کی کامیابی کے لئے اگر ختم کرایا جائے اور کھانا کھلایا جائے یا پیسے دیئے جائیں تو یہ درست ہے، یہاں ختم سے مقصود تحصیل ثواب نہیں بلکہ دوسرا کام مقصود ہے۔(32)

انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے کا مسئلہ

سوال:ایفطر الصوم اذاتداوی بابر الدموی
او عرقی ام لا؟-------- لایفطر ایضا۔(33)

ترجمہ: سوال: کیا رگ یا گوشت کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص احلیلہ میں پانی یا تیل ڈال دے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے (در مختار) کیونکہ جانبین سے علت چیز کا جوف تک پہنچنا مقصود ہے، اور نہ پہنچنا منفذ کے ہونے اور نہ ہونے کی بنا پر ہے۔(ردالمحتار) باب مایفسد الصوم، ص 137، جلد ثانی) جو جوف یا دماغ تک پہنچے فطری سوراخوں سے جیسا کہ ناک، کان، دبر تو اس صورت میں جوف یا دماغ تک پہنچ گیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اگر جوف یا دماغ تک پہنچ گیا فطری سوراخوں کے علاوہ دوسرے طریقے سے تو اس صورت میں اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(البدائع، ص 93، جلد ثانی، ظفیر) اور اسی طرح فقہاء نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی آنکھ میں کوئی دوائی ڈالے ہمارے مذہب کے مطابق اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ آنکھ اور دماغ کے درمیان منفذ (سوراخ) نہیں ہے، اور آنسو پسینے کی طرح بہتا ہے۔ داخلی مسامات منافی نہیں ہیں، جیسا کہ کوئی شخص ٹھنڈے پانی سے غسل کرے (ھدایہ باب مایوجب قضاء وکفارۃ) اگرچہ وہ اپنے حلق میں ذائقہ محسوس کریں، تب بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ سراج میں مذکور ہے۔ النہر میں فرماتے ہیں کہ مسام سے اثر اس کے حلق میں داخل ہو کر موجود ہے، جو کہ جسم کی سوراخیں ہیں۔ مفطر وہ ہے جو منافذ سے داخل ہو بالاتفاق، جیسا کہ کوئی شخص پانی میں غسل کرے اپنے اندر اس کی ٹھنڈک محسوس کریں، اس صورت میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(34)

فتاویٰ رحیمیہ میں فرماتے ہیں کہ:

"دوا بذریعہ انجکشن رگوں میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف، دماغ یا معدہ میں پہنچنا ضروری ہے اور وہ یہاں پایا نہیں جاتا۔"(35)

فتاویٰ حقانیہ میں فرماتے ہیں کہ:

"فقہاء کرام کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ مطلق کسی چیز یا اس کے اثرات کا بدن تک پہنچنا مفطر صوم نہیں ہے بلکہ یہ اس وقت مفطر صوم ہے جب معتاد ذرائع سے بدن میں داخل ہو کر پیٹ یا دماغ تک پہنچے، جدید تحقیقات کی روشنی میں انجکشن کے اثرات معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتے بلکہ یہ رگوں میں حلول کر کے بدن کو راحت پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چونکہ یہ علت ہر قسم کے انجکشن میں موجود ہے اس لئے کسی بھی انجکشن (خواہ رگ والا ہو یا عام) سے روزہ متاثر نہیں ہوتا جیسا کہ پیاس کے وقت مسامات کے ذریعے برودت کا پہنچنا مفطر صوم نہیں تاہم حتی الامکان روزہ کی حالت میں رگ والے انجکشن سے اجتناب کیا جائے۔" (36)

فتاویٰ فریدیہ میں مذکور ہے کہ:

> "واضح رہے کہ انجکشن خواہ وریدی ہو یا لحمی اور جلدی مفسد صوم نہیں ہے، کیونکہ انجکشن سے دوا باطن کو بذریعہ مسامات کے پہنچتی ہے نہ بذریعہ منافذ۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیز واضح رہے کہ رگ پائپ جیسی نہیں ہوتی ہے بلکہ درخت کی جڑوں جیسی ہوتی ہے۔" (37)

سگریٹ پینے سے روزہ کا فاسد ہونا

انہ لو ادخل حلقہ الدخان افطر۔۔۔۔۔۔ویلزم التکفیر لوظن نافعا کذا دفعا شہوات ۔(38)

ترجمہ: اگر اس کے حلق میں دھواں گیا تو روزہ فاسد ہو گیا (ردالمحتار) سگریٹ فروخت کرنے اور اس کے پینے کی ممانعت ہے، روزہ کی حالت میں پینے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح لذت حاصل کرنے اور نفع حاصل کرنے کے گمان سے کفارہ لازم آتا ہے۔

سگریٹ کے متعلق صاحب آپ کے مسائل اور ان کا حل لکھتے ہیں کہ:

> "روزے کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔" (39)

مسائل رفعت قاسمی میں فرماتے ہیں کہ:

> "جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں وہ روزے کی حالت میں عمداً حقہ پیئیں تو ان پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے، اس طرح اگر کوئی ایسا شخص جو اگرچہ حقہ کا عادی نہیں ہے لیکن کسی فائدے کے لئے روزے میں عمداً حقہ پئے تو اس پر بھی قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔" (40)

فتاویٰ فریدیہ میں فرماتے ہیں کہ:

> "عادی آدمی پر روزہ میں سگریٹ اور چلم پینے سے قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔" (41)

موسوعۃ الفقہیہ کویتیہ میں فرماتے ہیں کہ:

"اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ شُرْبَ الدُّخَّانِ الْمَعْرُوفِ أَثْنَاءَ الصَّوْمِ يُفْسِدُ الصِّيَامَ لِأَنَّهُ مِنَ الْمُفْطِرَاتِ، كَذَلِكَ يُفْسِدُ الصَّوْمَ لَوْ أَدْخَلَ الدُّخَّانَ حَلْقَهُ مِنْ غَيْرِ شُرْبٍ، بَلْ بِاسْتِنْشَاقٍ لَهُ عَمْدًا، أَمَّا إِذَا وَصَلَ إِلَى حَلْقِهِ بِدُونِ قَصْدٍ، كَأَنْ كَانَ يُخَالِطُ مَنْ يَشْرَبُهُ فَدَخَلَ الدُّخَانُ حَلْقَهُ دُونَ قَصْدٍ، فَلاَ يَفْسُدُ بِهِ الصَّوْمُ، إِذْ لاَ يُمْكِنُ الاِحْتِرَازُ مِنْ ذَلِكَ. وَعِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ: إِنْ تَعَمَّدَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ۔"(42)

صاحب ردالمحتار فرماتے ہیں کہ:

"عُلِمَ حُكْمُ شُرْبِ الدُّخَانِ وَنَظَمَهُ الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى الْوَهْبَانِيَّةِ بِقَوْلِهِ:
وَيُمْنَعُ مِنْ بَيْعِ الدُّخَانِ وَشُرْبِهِ ... وَشَارِبُهُ فِي الصَّوْمِ لَا شَكَّ يُفْطِرُ
وَيَلْزَمُهُ التَّكْفِيرُ لَوْ ظَنَّ نَافِعًا ... كَذَا دَافِعًا شَهَوَاتِ بَطْنٍ فَقَرَّرُوا۔"(43)

دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر سگریٹ کے متعلق یوں لکھا ہے کہ:

"روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور روزہ یاد رہتے ہوئے قصداً پینے سے قضاء کفارہ لازم ہو جاتا ہے،
فتاوی صاحب ردالمحتار وغیرہ میں شرب الدخان کی بحث سے اس طرح ثابت ہوتا ہے۔" (44)

تفسیر ایوبی کا علمی مقام

تفسیر ایوبی حضرت مولانا عبید اللہ قندھاری (1334ھ-1437ھ) نے پشتو زبان میں 18 ضخیم جلدوں میں تحریر کی ہے۔ اس کا ناشر مکتبۃ القرائت والتجوید کاسی روڈ کوئٹہ ہے۔

تفسیر ایوبی کے مصنف دیگر مفسرین کی طرح قرآنی کلمات کی تحقیق پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ فقہی مسائل پر بھی سیر حاصل بحث کرتے ہیں جن میں سے ذیل میں کچھ نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

قرآن پاک کے متعلق معلومات

چی سلیمان ؒ د امام نسفی ؒ څخه نقل کړی چی په قرآن
مبارک کی حروف د الف با آه هریو څو واره راغلی دی-(45)

ترجمہ: سلیمانؒ امام نسفیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں حروف الف ب وغیرہ کتنی بار آئے ہیں۔

الالف:48740 مرتبہ	الباء: 21420 مرتبہ
التاء:1404 مرتبہ	الثاء: 10480 مرتبہ
الجیم:3322 مرتبہ	الحاء: 4138 مرتبہ
الخاء:2503 مرتبہ	الدال: 5998 مرتبہ
الذال:4934 مرتبہ	الراء: 2204 مرتبہ

الزای:1480مرتبہ	السین:5799مرتبہ
الشین:2115مرتبہ	الصاد:2780مرتبہ
الطاء:1204مرتبہ	الظاء:842مرتبہ
العین:8470مرتبہ	الغین:1229مرتبہ
الفاء:9813مرتبہ	القاف:8099مرتبہ
الکاف:8022مرتبہ	اللام:33922مرتبہ
المیم:28922مرتبہ	النون:17000مرتبہ
الھاء:20925مرتبہ	الواو:25504مرتبہ
لام الف:14707مرتبہ	الیاء:25717مرتبہ

فائدہ کے عنوان سے یوں لکھتے ہیں کہ:

عدددرجات الجنة بعدد حروف القرآن وبين كل درجتين
قدرمابين السماء والارض وجملة آيات القرآن 6500انتهى-(46)

ترجمہ:جنت کے منزلوں کی تعداد قرآن پاک کے حروف کے برابر ہیں،اور ہر دو منزلوں کے درمیان آسمان زمین کے فاصلہ کا فرق ہے،اور قرآن کی تمام آیات 6500ہیں۔

اسی طرح مقدمہ میں آپ نے مفسر کے لئے شرائط بیان کیے ہیں اور ناسخ و منسوخ کو چار اقسام میں تقسیم کرکے ہر ایک پر خوب جامع بحث کی ہے۔

مذبوح شدہ جانور کی مکروہ چیزیں

مذبوح شدہ جانور کی مکروہ چیزوں کے متعلق مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

فائدہ: پہ حیوان کی چی پہ ذبح شرعی حلال سوی وی
دنھو (9)شیانوں خورک یی مکروہ دی-(47)

ترجمہ:فائدہ:شرعی ضابطہ کے مطابق ذبح شدہ حیوان کے نو(9)چیزوں کا کھانا مکروہ ہیں۔(1)خون(2)حیوان کا پاخانہ اور مینگنی(3)گائے،بھیڑ اور بکری کی پیشاب گاہ(4)حیوان کی مقعد(5)حیوان کا ذکر(6)حیوان کی خصتین(7)حیوان کے کپورے(8)حیوان کا حرام مغز(9)حیوان کا پتہ۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے حلال جانور کی سات چیزیں مکروہِ تحریمی لکھی ہیں:

1:-بہتا ہوا خون۔2:-غدود۔3:-مثانہ۔4:-پتہ۔5:-نر کی پیشاب گاہ۔6:-مادہ کی پیشاب گاہ۔7:-کپورے۔ (48)

حدیث مبارکہ میں بھی ان ساتھ چیزوں کا ذکر موجود ہے:

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الدَّمَ، وَالْحَيَا، وَالْأُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ مِنَ الشَّاةِ مُقَدَّمَهَا (49)"

حوالہ جات

(1)شرودی، محمد یعقوب، تفسیر کشف القرآن، کوئٹہ، جامعہ رشیدیہ، ج1، ص9

(2)ایضا، ج1، ص72

(3)ایضا، ج1، ص114 تا115

(4)ایضا، ج1، ص440

(5)ایضا، ج1، ص442

(6) ایضا، ج1، ص442

(7)ایضا، ج1، ص442

(8)ایضا، ج1، ص442

(9)ایضا، ج1، ص442

(10)ایضا، ج2، ص22

(11) آغا صاحب، صفوۃ اللہ، تفسیر صفوۃ البیان، چمن، دار العلوم ہاشمیہ، 1432ھ، جلد1، ص229

(12)ایضا، ج1، ص229

(13)ایضا، ج1، ص229

(14)آل عمران(123:3)

(15)تفسیر صفوۃ البیان، ج1، ص91

(16)آل عمران(124:3)

(17)آل عمران(125:3)

(18)تفسیر صفوۃ البیان، ج1، ص91

(19)ایضا، ج1، ص91

(20)ایضا، ج1، ص25

(21)ایضا، ج1، ص15

(22)ایضا، ج1، ص15

(23)ایضا، ج1، ص137

(24)آل عمران(96:3)

(25)تفسیر صفوۃ البیان، ج1، ص85

(26)ایضا، ج1، ص27

(27)ایضا، ج1، ص27

(28)القرطبي، محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، القاهرة، دار الكتب المصرية، الطبعة: الثانية1384ه، سورۃ بقرۃ، آیت 136، ج2، ص141

(29) کھڈی آغا، نخبۃ اللہ، تفسیر نخبۃ البیان، کوئٹہ، دارالاشاعت تصنیف وتالیف دارالعلوم ہاشمیہ، اشاعت نہم،2011م، ج1، ص37

(30) شامی، محمد امین بن عمر، ردالمحتار علی الدر المختار، بیروت، دارالفکر، الطبعۃ الثانیۃ،1992ء، ج6، ص57

(31) عثمانی، ظفر احمد، امداد الاحکام، کراچی، مکتبہ دارالعلوم،1430 ہجری، ج3، ص619

(32) گنگوہی، محمود الحسن، فتاویٰ محمودیہ، کراچی، دارالافتاء جامعہ فاروقیہ، ج3، ص85

(33) تفسیر نخبۃ البیان، ج1، ص81

(34) ایضا، ج2، ص133

(35) لاجپوری، سید عبد الرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، کراچی، دارالاشاعت،2003، ج7، ص263

(36) حقانی، عبد الحق، فتاوی حقانیہ، اکوڑہ خٹک، جامعہ دارالعلوم حقانیہ،2010ء، ج4، ص163،162

(37) زروبوی، محمد فرید، فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بفتاویٰ فریدیہ، جامعہ دارالعلوم حقانیہ،2009ء، ج4، ص129

(38) تفسیر نخبۃ البیان، ج1، ص81

(39) لدھیانوی، محمد یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل، کراچی، مکتبہ لدھیانوی،2011م، ج4، ص576

(40) قاسمی، محمد رفعت، مسائل رفعت قاسمی جدید، کراچی، حامد کتب خانہ،1429ھ، ج4، ص91

(41) محمد فرید، مفتی، فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ، صوابی، دارالعلوم صدیقیہ زروبی،2009م، ج4، ص156

(42) الموسوعة الفقهية الكويتية, الكويت, وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية, الطبعة: 1427 هـ، ج10، ص111

(43) ردالمحتار، ج2، ص395

(44) www.darulifta-deoband.com) Fatwa ID:1005-984/H=10/1437

(45) ایوبی قندہاری، عبید اللہ دیوبندی، تفسیر ایوبی حنفی، کوئٹہ، مکتبۃ القرائت والتجوید،2004م، ج1، ص17

(46) ایضا، ج1، ص17

(47) ایضا، ج3، ص14

(48) آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج5، ص510

(49) ابن ہمام، عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، بیروت، المکتب الاسلامی، الطبعۃ الثانیۃ،1403ھ، حدیث نمبر8771، ج4، ص535